

## وہ نعمتیں جو ہمیں دکھائی نہیں دیتیں

ہم اکثر نعمتوں کو تب ہی پہچانتے ہیں جب وہ خوشی میں لپٹی ہوئی آتی ہیں: ایک صحت مندرجہ، ایک مستحکم آمدنی، یا ایک قابل اعتماد دوست۔ لیکن جب نعمتیں کسی اور روپ میں چھپ کر آتی ہیں—جیسے تاخیر، نقصان، یا مایوسی—تو ہم غلطی سے انہیں سزا یا غفلت سمجھ بیٹھتے ہیں۔ ایمان ہمیں اپنے نقطہ نظر کو وسیع کرنے کی ترغیب دیتا ہے: جو چیز آج محرومی لگتی ہے، وہ حقیقت میں کل پاکیزگی، زندگی کا نیا رخ یا ہماری حفاظت کا سبب بن سکتی ہے۔ یہ وہ نعمتیں ہیں جنہیں ہم ابھی دیکھ نہیں سکتے۔

### جب نعمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں

زندگی میں لاتعداد ایسے لمحات آتے ہیں جو ناکامی محسوس ہوتے ہیں: ایک بیماری جو جسم کو کمزور کر دے، ایک نا منظوری جو اعتماد کو ٹھیس پہنچائے، یا کسی عزیز ترین خواب کا دروازہ بند ہو جانا۔ پہلی نظر میں، وہ صرف منفی لگتے ہیں۔ تاہم، اکثر وقت کے ساتھ، ہمیں احساس ہوتا ہے کہ ان میں ایسی حکمت پوشیدہ تھی جو اس وقت نظر نہیں آرہی تھی۔

قرآن مجید اس بصیرت کی تصدیق کرتا ہے:

"یہ بالکل ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور تمہارے لیے وہی بہتر ہو، اور بالکل ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بری ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ جانتا ہے اور (اس طرح کی بہت سی چیزوں کو) تم نہیں جانتے۔" (سورۃ البقرہ 2:216)

امثال (Proverbs) 3:5-6 میں، یہی پیغام ان الفاظ میں دیا گیا ہے:

"تو اپنے دل سے پوری طرح خداوند پر توکل کر۔" اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔"

یہ اور اسی طرح کی آیات ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ ہمارا نقطہ نظر محدود ہے۔ جو چیز اب نقصان محسوس ہوتی ہے، ہو سکتا ہے کہ بالآخر وہی ہماری طویل مدتی فلاح کو یقینی بنائے۔

### تکلیف ایک چھپی ہوئی نعمت

تکلیف بذات خود پاکیزگی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ ایک چھوٹی بیماری گناہوں کو دھو سکتی ہے۔ ایک بڑی آزمائش تکبر کو دور کر کے عاجزی اور ہمدردی سکھا سکتی ہے جو آسائش کبھی نہیں سکھا سکتی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کسی بھی مسلمان کو کوئی تھکاوٹ، نہ بیماری، نہ غم، نہ رنج، نہ تکلیف اور نہ پریشانی پہنچتی ہے، حتیٰ کہ کانا بھی چھبتا ہے، تو اللہ اس کے بدلے میں اس کے کچھ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔" (بخاری، مسلم)

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ تکلیف کی وجہ سے خود بخود اجر مل جاتا ہے۔ بلکہ، یہ مومن کا اس پر جواب ہوتا ہے—یعنی صبر، شکر، اور توکل—جو چھوٹی تکلیف کو معافی میں اور آزمائش کو بلند مرتبے میں بدل دیتا ہے۔

مثال: دائمی کمزوری میں مبتلا شخص شروع میں اپنی حالت سے ناراض ہو سکتا ہے۔ تاہم، جیسے جیسے وہ اس سے نمٹنا سیکھتا ہے، وہ دوسروں کے دکھ درد کے لیے گہری ہمدردی، زندگی کے فانی ہونے کا واضح احساس، اور خدا پر مضبوط بھروسہ بھی پیدا کرتا ہے۔ یہ تکلیف کردار سازی کے لیے ایک پوشیدہ درس گاہ بن جاتی ہے۔

### تاخیر سے ملنے والی نعمتیں: وقت کا تعین ہمارا نہیں بلکہ خدا کا

کبھی کبھی نعمتیں ہم سے روکی نہیں جاتیں صرف تاخیر سے ملتی ہیں۔ جو چیز خدا کی خاموشی معلوم ہوتی ہے، وہ اکثر اس کی رحمت ہوتی ہے جو (ہمیں خطرے سے) روکے رکھتی ہے۔

ایک شخص بیرون ملک نوکری کے لیے سخت کوشاں تھا، اس یقین کے ساتھ کہ اس سے اس کے خاندان کے مالی مسائل حل ہو جائیں گے۔ لیکن اس کا ویزا مسترد کر دیا گیا۔ برسوں بعد، اس کے وطن میں اچانک معاشی خوشحالی آئی، اور وہ اپنے بزرگ والدین کے پاس رہنے ہوئے نہی ایک مضبوط کاروبار قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ جو چیز بد قسمتی معلوم ہوئی تھی، وہ درحقیقت ایک نعمت تھی—جو اسکی اس جگہ کی طرف رہنمائی کر رہی تھی جہاں اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔

ایمان ہمیں یہ یقین کرنے کی ترغیب دیتا ہے کہ آج تاخیر سے ملنے والا نتیجہ کل بہتر انجام کے لیے، یا پھر آخرت میں ابدی بھلائی کے لیے اسٹیج تیار کر رہا ہے۔

## صلح حدیبیہ

صلح حدیبیہ کا معاہدہ بہت سے صحابہ کو ذلت آمیز شکست کی طرح لگا۔ مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا گیا، اور شرائط غیر منصفانہ لگ رہی تھیں۔ بعض صحابہ، بشمول حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، کے لیے اسے قبول کرنا مشکل تھا۔ تاہم، قرآن نے واضح کیا کہ یہ "نقصان" درحقیقت ایک واضح فتح تھی (48:1)۔

اس معاہدے نے نہ صرف پُر امن تبلیغ کی راہ ہموار کی، جس کے نتیجے میں اسلام کی ایسی توسیع ہوئی جو کسی ایک جنگ سے حاصل نہیں ہو سکتی تھی، بلکہ اس نے مکہ کے ان لوگوں کی بھی حفاظت کی جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا مگر اپنے سرداروں کے ظلم کے خوف سے اپنے ایمان کا اعلان نہیں کر سکتے تھے۔ جو چیز وقتی طور پر ناکامی لگ رہی تھی، وہ طویل مدت کی فتح میں بدل گئی۔ حدیبیہ اس بات کی ایک لازوال یاد دہانی ہے کہ نعمتیں اکثر مشکلات کے بھیس میں آتی ہیں۔

## ایمان کی نظر سے دیکھنے کی تربیت

مایوسی اور امید کے درمیان فرق اس بات میں ہے کہ ہم اپنے زاویہ نظر کی کس طرح تربیت کرتے ہیں۔ کیا ہم کسی چیز کو صرف تب ہی نعمت سمجھتے ہیں جب ہمیں اس سے کچھ اچھا محسوس ہوتا ہے؟ یا کیا ہم اللہ کی حکمت پر تب بھی بھروسہ کر سکتے ہیں جب ہمیں اس کا فائدہ ابھی نظر نہ آ رہا ہو؟

عملی مشورہ: ایک "چھپی ہوئی نعمتوں کی ڈائری" (Hidden Blessings Journal) رکھیں۔ جب کوئی تکلیف دہ واقعہ پیش آئے تو اسے لکھ لیں۔ بعد میں، ان نوٹس کو دوبارہ دیکھیں تاکہ یہ دریافت کیا جاسکے کہ بالآخر کون سی حکمت یا موقع سامنے آیا۔ وقت کے ساتھ، یہ عادت تارک ترین لمحات کے دوران بھی پوشیدہ رحمت کی توقع کرنے کے لیے ذہن کو از سر نو منظم کر دیتی ہے۔

## ایک عملی مثال

ایک طالبہ نے ایک شاندار اسکالرشپ کے لیے انتھک محنت کی لیکن آخری مرحلے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ مہینوں تک وہ مایوس رہی۔ سالوں بعد، اُس نے خود کو ایک مختلف شعبے میں کامیاب پایا، اور وہ ایسے طریقوں سے کمیونٹیز کی مدد کر رہی تھی جس کی گنجائش تعلیمی وظیفے کا راستہ کبھی نہ دیتا۔ پیچھے مڑ کر دیکھنے پر، اس نے محسوس کیا کہ تعلیمی وظیفے کی نامنظوری درحقیقت ایک نئے رخ کی طرف رہنمائی تھی — ایک ایسی نعمت جسے وہ اس وقت نہیں دیکھ سکتی تھی۔

## غور و فکر (Reflection)

- ماضی کی کسی ایسی مایوسی کو یاد کریں جو بعد میں ایک چھپی ہوئی نعمت ثابت ہوئی۔ لکھیں کہ آپ نے تب کیسا محسوس کیا، بعد میں آپ نے کیا سیکھا، اور اس نے خدا پر آپ کے بھروسے کو کیسے نئی شکل دی۔
- اپنی موجودہ مشکل میں سے کسی ایک کی نشاندہی کریں۔ اب، اسے اس طرح بیان کریں جیسے وہ صحیح وقت کا انتظار کرتی ہوئی ایک چھپی ہوئی نعمت ہو۔ بیان میں یہ تبدیلی آپ کے جذبات اور رد عمل پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟

## اختتامی نوٹ

ایمان نقصان یا مایوسی کے درد سے انکار نہیں کرتا۔ لیکن یہ ایک گہری سچائی کی سرگوشی کرتا ہے: جب ہماری آنکھیں صرف مصائب دیکھتی ہیں تو کہانی ختم نہیں ہوتی۔ کچھ نعمتیں فوراً آتی ہیں، کچھ میں تاخیر ہوتی ہے، اور کچھ پوری طرح سے آخرت کے لیے محفوظ کر لی جاتی ہیں۔ خدا کی حکمت پر بھروسہ کرنے کا مطلب یہ یقین رکھنا ہے کہ ان دیکھی نعمتیں بھی حقیقی ہیں اور کسی نہ کسی دن، اس دنیا میں یا گلی دنیا میں، ان کا مقصد ظاہر ہو جائے گا۔